کربلا کے جاں نثار

4 محرم الحرام 1447 کا بیان

(For Islamic Brothers)

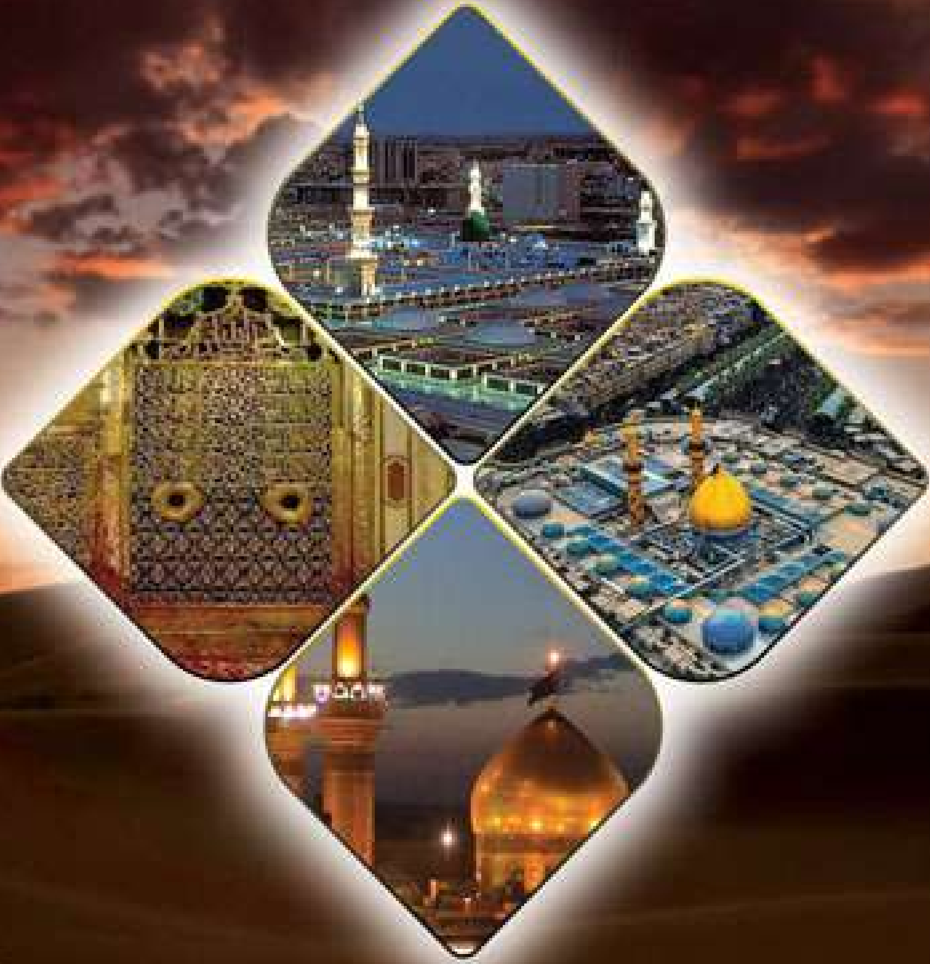

4 محرم الحرام 1447 کا بیان

کربلا کے جاں نثار

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿.... صحابیِ رسول کا شوقِ جنّت
- ✿.... کربلا کے پہلے شہید کی نِرالی تمنّا
- ✿.... جانثارانِ کربلا کی عبادات
- ✿.... اہلِ کربلا کا جوشِ ایمانی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت احمد بن ثابت مغربی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں قبلہ رخ بیٹھ کر دُرودِ پاک کے موضوع پر مضمون ترتیب دے رہا تھا۔ اچانک مجھ پر غُنُودگی طاری ہوئی اور میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں اللہ پاک کے مُقرَّب فرشتوں ❁ حضرت جبرائیل ❁ حضرت میکائیل ❁ حضرت اسرافیل ❁ اور حضرت عزرائیل علیھِمُ السَّلَام کو دیکھا۔ (3 مقرب فرشتوں سے گفتگو کا ذکر کرنے کے بعد شیخ احمد بن ثابت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:) میں نے حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کیا: میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ دے کر التجا کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی فرمائیں۔ (انہوں نے) فرمایا: رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھا کرو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... سعادۃ الدارین، صفحہ: 125 ملخصًا۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھّی اچھّی نیّتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھّی اچھّی نیّتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجئے! ۞ رضائے الٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ۞ باادب بیٹھوں گا ۞ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ۞ جو سُنوں گا، اُسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی جاں نثاری

61 ہجری کی بات ہے، **مُحَرَّم شریف** کا مہینا تھا، 10 تاریخ تھی، جمعہ کا دِن تھا، میدانِ کربلا میں اَہْلِ بیتِ اَطْہار کا امتحان ہو رہا تھا۔ امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ جو قافلۂ اَہْلِ بیت کے سربراہ تھے، آپ سمجھانے کی آخری کوشش (یعنی ***Final Warning***) کے لئے یزیدی ظالموں کے سامنے تشریف لائے، کم و بیش 12 ہزار کا لشکر سامنے ہے، اس کے باوُجُود آپ کے چہرۂ مبارَک پر کوئی خوف و خطرہ نہیں تھا، آپ میدان میں تشریف لائے، یزیدی فوج کو اللہ پاک کے عذاب اور جہنّم کی آگ سے ڈرایا، انہیں بتایا کہ میں حُسَین (رَضِیَ اللہُ عنہ) ہوں، تمہارے نبی کا نواسا ہوں، سیِّدہ پاک بتُول زَہراء رَضِیَ اللہُ عنہا کا شہزادہ ہوں، اس ظُلم سے باز آؤ! ہم سے جنگ کر کے اپنی آخرت برباد مت کرو!

اس وقت یزیدی فوج میں ایک خُوبرُو و بہادُر موجود تھا، اُن کا نام تھا: حُر بن یزید۔ ان کا

1... بخاری، کِتَاب بدءُ الْوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

دِل کچھ تو پہلے ہی بے چین تھا، امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا خطبہ سُن کر بے چینی اور بڑھ گئی، بیقراری ایسی ہوئی کہ ایک جگہ ٹھہر نہ پائے، یزیدی لشکر کے سپہ سالار عُمر و بن سعد کے پاس پہنچے، کہا: تم امام کے ساتھ جنگ کرو گے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو کیا جواب دو گے؟ عُمر و بن سعد کے پاس اس سُوال کا کوئی جواب نہیں تھا مگر افسوس! دُنیا کی محبّت جب دِل پر چڑھی ہو تو کوئی نصیحت کام نہیں آتی...!! عُمر و بن سعد پر بھی نصیحت نے اَثَر نہ کیا۔ حضرت حُرّ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یہاں سے مایُوس ہو کر واپس میدان میں آئے ❁ بدن کانپ رہا ہے ❁ چہرہ زَرْد ہے ❁ پریشانی کے آثار صاف نظر آرہے ہیں ❁ دِل اتنی زور سے دھڑک رہا ہے کہ پاس کے سپاہی بھی حیران ہیں۔

ان کے بھائی مُصْعَب بھی ساتھ ہی موجود تھے۔ پوچھا: بھائی...!! تم بہادُر ہو، بہترین جنگجو ہو، تم پہلی بار تو جنگ میں نہیں آئے...!! تم نے بہت سارے بہادُروں کو دُھول چٹائی ہے، پھر آج کیا مُعَاملہ ہے؟ یہ بے چینی کیسی ہے؟ حضرت حُرّ نے محبّتِ اَہْلِ بیت میں ڈُوب کر، خوفِ خُدا سے لرزتے ہوئے کہا: بات یہ ہے کہ یہ جنگ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادوں کے ساتھ ہے، کسی دشمن کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی ہی آخرت کے ساتھ لڑائی ہے، میں اس وقت جنّت و دوزخ کے درمیان کھڑا ہوں، دُنیا پُوری طاقت کے ساتھ مجھے جہنّم کی طرف کھینچ رہی ہے، اس لئے دِل کانپ رہا ہے۔

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک بار پھر امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی آواز گونجی، فرمایا: **کوئی ہے جو آج آلِ رسول پر جان قربان کرے اور رسولِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے حُضُور کامیابی پائے...!!**

اللہ! اللہ! یہ پیاری آواز سننے کی دیر تھی، حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے گھوڑا دوڑا دیا، یزیدی ظالِم سمجھ رہے تھے کہ شاید امامِ عالی مقام پر حملہ کرنے جارہے ہیں مگر یہاں تو مُعَاملہ کچھ اَور ہی تھا، حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ امامِ عالی مقام کی خِدمت میں حاضِر ہوئے، گھوڑے سے اُترے، ادب کے ساتھ کھڑے ہوئے، عرض کیا: اے اِبْنِ رسول! میں وہی حُر ہوں، جس نے پہلے آپ کا راستہ روکا تھا، میری غلطی مُعاف فرما دیجئے! اور آج اَہْلِ بیت پر اپنی جان قربان کرنے کی اجازت دے دیجئے! امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے ان کی معذرت قبول فرمائی اور انہیں اپنے لشکر میں شامِل فرمالیا۔

جب حضرت حُر کے بھائی مُصْعَب بن یزید نے یہ منظر دیکھا تو انہیں بھی جوش آیا، انہوں نے بھی گھوڑا دوڑایا اور اَہْلِ بیتِ اَطْہار کے پاک لشکر میں شامِل ہوگئے۔

دورانِ جنگ یہ دونوں بھائی اور ان کا ایک غُلام خُوب لڑے، اکیلے حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تقریباً 40 یزیدیوں کو جہنّم پہنچایا [1] آخر چوٹ کھا کر گِر گرے اور شہادت کا جام پی کر جنّت کی طرف بڑھ گئے۔ [2]

اعلیٰ حضرت کے بھائی جان مولانا حَسَن رضا خان صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: جب حضرتِ حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ زخمی ہو کر گِر گرے تو آپ نے امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کو پُکارا، امامِ عالی مقام بے قرار ہو کر تشریف لائے، یزیدیوں سے لڑتے ہوئے اپنے جاں نثار تک پہنچے، حضرت حُر کو میدان سے اُٹھایا، خیمے کے قریب تشریف لائے اور سُبْحٰنَ اللہ! امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ نے حضرت حُر کا سَر اپنی گود میں رکھ لیا، بڑے پیار سے ان کا ماتھا اور رُخسار

1...شامِ کربلا، صفحہ: 255۔
2...سوانحِ کربلا، صفحہ: 146 تا 150 ملخصاً۔

صاف کئے، حضرت حُر کی سانسیں ابھی باقی تھیں، آپ نے آنکھیں کھول دیں، مسکرا کر امام عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کی طرف دیکھا اور عرض کیا: حُضُور...!! اب تو مجھ سے خُوش ہیں؟ **امام عالی مقام نے فرمایا: ہاں! میں راضی ہوں، اللہ بھی تم سے راضی ہو جائے...!!** حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ خوشخبری سُنی اور اس کے ساتھ ہی آپ کی رُوح جسم سے پرواز کر گئی۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کی طرف بڑھنا ہمت کی بات ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قربانی قبول فرمائے، ذرا غور فرمائیے! یہ کتنی ہمّت کی بات ہے...!! حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یقین کے ساتھ جانتے تھے کہ یزیدی لشکر سے نکلنے کا مطلب شہادت ہے ❁ آپ کی اَوْلاد بھی تھی ❁ گھر والے بھی تھے ❁ آپ جانتے تھے کہ میرا ایک فیصلہ میرے بچوں کو یتیم کر دے گا ❁ اِس کے باوُجُود آپ نے کیسی ہمّت فرمائی ❁ ایک طرف عہدہ ہے ❁ منصب ہے ❁ عزّت ہے ❁ شُہرت ہے ❁ دولت ہے ❁ اور دوسری طرف جنّت ہے ❁ آپ نے عہدہ ❁ منصب ❁ دولت ❁ عزّت وغیرہ سب کچھ چھوڑا اور جنّت کی طرف بڑھ گئے۔ **روایتوں میں ہے:** جب حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لشکرِ یزید سے نکل کر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدمت میں حاضِر ہو گئے تو ایک یزیدی نے پُکار کر کہا: اے حُر! ہم تو تمہیں عقل مند سمجھتے تھے، آج تم نے یہ کیسا فیصلہ کیا...؟ کثرت یزید کی طرف ہے ❁ جیت یزید کی ہو گی ❁ مال و دولت یزید کے پاس ہے ❁ حکومت یزید کی ہے، یہ سب کچھ چھوڑ کر تم امام حُسَین کی طرف چلے گئے؟

اب حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایمان افروز جواب سنیئے! آپ نے فرمایا: میں نے جنّت

1...آئینہ قیامت، صفحہ: 67۔

اور جہنّم میں سے جنّت کا فیصلہ کیا، خُدا کی قسم...!! چاہے میں کٹ جاؤں، جلا دیا جاؤں مگر جنّت پر کسی چیز کو ترجیح نہیں دُوں گا۔[1]

سُبْحٰنَ الله! یہ ہے اِیْمانی سوچ...!! یہ ہے ایمانی فیصلہ...!! یہ ہمّت آسان نہیں ہوتی، یہ حوصلہ کرنا آسان نہیں ہوتا، الله پاک جن کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرمالیتا ہے، یہ ہمّت وہی کرتے ہیں۔

جنّت کی طرف دوڑ پڑیئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اس میں ہمارے لئے بھی سبق ہے، ذرا غور فرمایئے! ۞ کیا ہم نہیں جانتے کہ نماز پڑھنے سے جنّت ملتی ہے؟ نہ پڑھنے میں جہنّم کی حقداری ہے؟ ہم جانتے ہیں مگر ترجیح کس کو دی جاتی ہے؟ افسوس! لوگ کام کاج کو ترجیح دیتے ہیں، دُکانداری کو ترجیح دیتے ہیں، دُنیوی ضروری کاموں کو ترجیح دیتے ہیں، معمولی معمولی کاموں کی خاطِر جماعت چھوڑ دیتے ہیں بلکہ نماز تک قضا کر دیتے ہیں ۞ ہم جانتے ہیں روزہ رکھنے سے جنّت ملتی ہے مگر کتنے ایسے ہیں، جو رَمَضَانُ الْمُبارَک کے فرض روزے بھی قضا کر ڈالتے ہیں ۞ ہم جانتے ہیں کہ تِلاوت کرنے سے جنّت ملتی ہے مگر افسوس! کئی کئی مہینوں تک قرآنِ کریم کی زِیارت تک نصیب نہیں ہوتی ۞ ہم جانتے ہیں کہ ذِکْرُ الله کی برکت سے جنّت ملتی ہے مگر فضول گپ شپ سے، سوشل میڈیا سے فرصَت ہی نہیں ملتی ۞ ہم جانتے ہیں کہ اچھے اَخلاق جنّت میں جانے کا ذریعہ ہیں مگر کیا کریں؟ غُصّہ بہت آتا ہے ۞ ہمیں معلوم ہے کہ ماں باپ کی خِدمت دوجہاں میں کامیابی کا ذریعہ ہے ۞ ہم جانتے ہیں کہ سچ جنّت کا اور

1...البدایہ والنہایہ، جز:8، جلد:4، صفحہ:577۔

جھوٹ جہنّم کا رستہ ہے ❁ ہم جانتے ہیں کہ لڑائی جھگڑے، گالی گلوچ وغیرہ جہنّم میں جانے کا سبب ہیں ❁ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ گانے باجے وغیرہ گُناہ جہنّم میں لے جاتے ہیں مگر افسوس...!! ہمارے ہاں عام طَور جنّت میں لے جانے والے اَعْمال کو نہیں بلکہ جہنّم کا حقدار بنانے والے کاموں کو ترجیح دی جاتی ہے۔

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! سُن لیجئے! حضرت حُر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی زندگی ہمیں یہ سبق دے رہی ہے کہ سَر کٹتا ہے تو کٹ جائے، جان جاتی ہے تو چلی جائے مگر ایک مسلمان کا قدم اُٹھتا ہے تو صِرْف جنّت کی طرف اُٹھتا ہے، ایک مسلمان طلبگار ہے تو صِرْف جنّت کا طلبگار ہوتا ہے، مسلمان مال و دولت، عیش و عشرت، شہرت و عزّت کو نہیں دیکھتا، ایک سچّا مسلمان اللہ و رسول کی رضا کے پیچھے چلتا ہوا، جنّت میں پہنچنے کی کوشش کیا کرتا ہے۔ یہی مسلمان کی شان ہے اور اسی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَۙ﴿۱۳۳﴾ (پارہ:4، ال عمران:133)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور اپنے ربّ کی بخشش اور اس جنّت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیز گاروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھئے! آیتِ کریمہ میں صاف فرمادیا گیا: جنّت کی طرف دوڑ کر پہنچو...!! کون سی جنّت...؟ وہ جنّت کہ اگر 7 آسمانوں کو ساتھ ساتھ جوڑ کر بچھا دیا جائے، پھر 7 زمینوں کو بھی اسی طرح جوڑ کر بچھا دیا جائے تو جتنا فاصلہ بنے گا، جنّت کی چوڑائی اتنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے اور یہ تو اس کی چوڑائی کی بات ہے، لمبائی کتنی ہے، یہ تو عقل میں

آ ہی نہیں سکتا ہے بلکہ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: یہ بھی صِرْف جنّت کے ایک طبقے کی چوڑائی ہے، باقی جنّت کتنی بڑی ہے، اس کا تو اندازہ ہی نہیں لگایا جاسکتا۔[1]

تو اللہ پاک فرماتا ہے: اے میرے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے غُلامو! اس عظیمُ الشَّان جنّت کی طرف دَوڑ پڑو...!! جلدی چلو! دیکھئے! ہم اس دُنیا میں سَفَر کرتے ہیں ❁ کچھ سَفَر پیدل کئے جاتے ہیں ❁ کچھ سائیکل یا موٹر سائیکل پر کئے جاتے ہیں ❁ کچھ سَفَر بَس یا کار وغیرہ پر کئے جاتے ہیں ❁ اور اگر کہیں بہت جلدی جانا ہو تو جہاز کے ذریعے اُڑ کر سَفَر کرتے ہیں، یعنی موجودہ دَور میں تیز تَرِین سَفَر جہاز کا ہے، اللہ پاک نے ہمیں حکم دیا کہ جنّت کی طرف دَوڑو! مطلب کیا ہے؟ یہ کہ تیز سے تیز تَرِیْن سَفَر جو تم کرسکتے ہو، اُتنا تیز سَفَر کر کے جنّت کی طرف پہنچو...!! کیسے پہنچنا ہے؟ ❁ نمازیں پڑھ کر ❁ روزے رکھ کر ❁ حج کے ذریعے ❁ عمرہ کر کے ❁ درودِ پاک کی کثرت کر کے ❁ نیک کاموں میں جلدی کر کے ❁ حُسْنِ اَخلاق کے ذریعے ❁ عِلْمِ دین سیکھنے میں کوشش کے ذریعے ❁ والدین کی خِدْمت کر کے ❁ پیارے نبی، اچھے نبی، سچے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں اپنا کر ❁ داڑھی سجا کر ❁ عمامہ پہن کر ❁ راہِ خُدا میں سَفَر کر کے ❁ نیکی کی دعوت عام کر کے ❁ قافلوں میں سَفَر کر کے ❁ نیک اعمال پر اِستقامت کے ذریعے ❁ غرض ہر وہ کام جو جنّت میں لے جانے والا ہے، ہم اس میں تَیزی کریں، ان کاموں کی طرف دَوڑ کر پہنچیں، اس کی برکت سے جنّت کی طرف بڑھتے چلے جائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں جنّت کا شوق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1... تفسیرِ نعیمی، پارہ:4، ال عمران، زیر آیت:133، جلد:4، صفحہ:203 مفہوماً۔

یہ مزاح کا وقت نہیں ہے...!!

کربلا والے جنّت کے کیسے شوقین تھے، ایک روایت سنیئے! 10 مُحَرَّمُ الحرام شریف کی صبح جب بس لڑائی شروع ہونے ہی والی تھی، اس سے کچھ دیر پہلے کی بات ہے، حضرت عبد الرحمٰن بن عبدُ الرَّبّ اور حضرت بُرَیر ہَمْدانی رحمۃ اللہ علیہما ایک ساتھ کھڑے تھے، حضرت بُرَیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبدُ الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ خوش طبعی والی باتیں شروع کر دیں۔ حضرت عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بُرَیر! یہ کونسا وقت ہے ایسی باتیں کرنے کا؟ فرمایا: **میری قوم جانتی ہے کہ میں سنجیدہ آدمی ہوں لیکن خُدا کی قسم! اس وقت میں بہت خُوش ہوں، ابھی بَس کچھ ہی دیر بعد شہادت نصیب ہو گی اور ہم جنّت میں پہنچ جائیں گے۔**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** شوق دیکھئے کیسا نِرالا ہے! سامنے 12 ہزار کا لشکر ہے، شہادت بالکل یقینی ہے، 3 دِن سے پانی بند ہے، مشکلات چاروں طرف سے گھیرے کھڑی ہیں، بعض لوگ واقعۂ کربلا بیان کرتے ہوئے کربلا والوں کو بہت ہی لاچار، انتہائی بے بَس بنا کر دکھاتے ہیں، جبکہ حالت کیا تھی؟ یہ خوش نصیب اللہ پاک کی رضا میں راضی اور دِل سے خُوش تھے، آپس میں خوش طبعی کر رہے تھے اور خوشی کس بات کی تھی...!! عنقریب شہادت نصیب ہو گی، امامِ عالی مقام، امام حُسَین رضی اللہ عنہ پر جان قربان کرنا نصیب ہو گا اور ہم مالکِ جنّت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم سے جنّت میں پہنچ جائیں گے۔

صحابیٔ رسول کا شوقِ جنّت

حضرت جابِر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: غزوۂ اُحُد کا موقع تھا،

1... تاریخ طبری، السنۃ الحادیۃ والستون، فیہا مقتل الحسین، جلد:3، صفحہ:318 مفہوماً۔

ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کیا فرماتے ہیں: اگر میں راہِ خُدا میں لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں تو کہاں پہنچوں گا؟ فرمایا: جنّت میں۔ راوِی کہتے ہیں: وہ صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ اس وقت کھجوریں ہاتھ میں لئے ہوئے تھے، انہوں نے وہ کھجوریں بھی نہ کھائیں، جنگ میں کُود گئے اور غیر مسلموں سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ (1)

سُبۡحٰنَ اللہ! کیسا کمال کا شوق ہے...!! ہاتھ میں کھجوریں موجود ہیں مگر صحابئِ رسول کو جنّت میں پہنچنے کی جلدی تھی، چند کھجوریں کھانے میں کتنا ٹائم لگتا ہے، چند سیکنڈ یا منٹ ہی تو لگتے ہیں مگر جنّت کی طرف جانے میں اتنی سی دیر ہو جائے، صحابئِ رسول کو یہ بھی گوارا نہ ہوا۔

اللہُ اکبر! ہمارا حال کیا ہوتا ہے...!! رمضان سے نمازیں شروع کروں گا۔ جمعے کو توبہ کر لُوں گا، کل سے یہ کام کیا کروں گا؟ ہم رمضان تک زِندہ رہ پائیں گے، یہ گارنٹی کس کے پاس ہے؟ کل کس نے دیکھی ہے، جنّت کی طرف جانا ہے، جنّت میں لے جانے والے کام کرنے ہیں، اس میں ایک منٹ کی بھی دیر گوارا نہیں ہونی چاہئے، جنّت کی طرف آج اور ابھی سے سَفَر شروع کر دینا چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام

پیارے اسلامی بھائیو! مُحرّم شریف کے مُبارَک دِن ہیں، امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ اور واقعۂ کربلا کی یادیں دِلوں میں تازہ ہیں۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ بلند رُتبہ لوگ

1... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ احد، صفحہ: 1017، حدیث: 4046۔

جو کربلا کے میدان میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ تھے، آپ کے بلند دِینی مقصد کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کر رہے تھے۔

بعض دفعہ ذِہنوں میں خیال ہوتا ہے کہ یہ سب لوگ جو کربلا میں شہید ہوئے، سارے اَہْلِ بیت ہی تھے بلکہ بعض نادان اعتراض بھی کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم میں سے کوئی بھی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ نہیں تھا۔ یہ غلط بات ہے، معلومات کی کمی کی وجہ سے ہے ❀اَوّل تو دیکھئے! امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ جنگ کے لئے کربلا میں آئے ہی نہیں تھے، بھلا جنگ کے لئے جاتے ہوئے کوئی بچوں اور خواتین کو بھی ساتھ لے کر جاتا ہے...؟ اگر امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ جنگ کے اِرادے سے تشریف لاتے تو ہزاروں صحابہ کا لشکر ضرور آپ کے ساتھ ہوتا ❀دُوسری بات یہ کہ وہ خوش نصیب جنہوں نے میدانِ کربلا میں جانوں کے نذرانے پیش کئے، وہ سب اَہْلِ بیت ہی نہیں تھے، ان میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم بھی تھے اور تابعین بھی تھے۔ میدانِ کربلا میں امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ کتنے افراد تھے، ان کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے، مشہور یہی ہے کہ 72 افراد تھے، بعض نے 82 اور بعض نے اس سے بھی زیادہ بتائے ہیں۔[1] ان میں (مرد، عورتیں اور بچے شامل کر کے کل) 19 افراد اَہْلِ بیت کے تھے، باقی سب صحابۂ کرام و تابعین تھے۔[2] مثلاً ❀حضرت اَنَس بن حارِث رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، آپ میدانِ کربلا میں شہید ہوئے[3] ❀حضرت حَبیب

1... شامِ کربلا، صفحہ: 253۔
2... تاریخ الاسلام للذہبی، جلد: 2، صفحہ: 363 بتصرف۔
3... الاصابہ فی تمییز الصحابہ، رقم: 266، جلد: 1، صفحہ: 110۔

بن مُظَہِّر صحابیٔ رسول ہیں، میدانِ کربلا میں شہید ہوئے (1) ❁ حضرت عبد اللہ بن یَقْطُر صحابیٔ رسول ہیں، کربلا میں شہید ہوئے (2) ❁ حضرت عمّار ہَمْدانی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، کربلا میں شہید ہوئے (3) ❁ حضرت شَبِیب بن جَرّاد رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ صحابیٔ رسول کے بیٹے ہیں، میدانِ کربلا میں شہید ہوئے (4) ❁ حضرت خُفَیْنہ بن قَیس رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ صحابیٔ رسول کے بیٹے ہیں، کربلا میں شہید ہوئے (5) ❁ حضرت قَیس بن مُسْہِر رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ صحابیٔ رسول کے بیٹے ہیں، کربلا میں شہید ہوئے۔ (6) اسی طرح اور بھی صحابہ و تابعین ہیں جو امامِ عالی مقام کے ساتھ کربلا میں شریک تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے سامنے ڈھال بن کر کھڑے رہے اور شہید ہوئے۔ (7)

بہر حال جو بھی امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے ساتھ اس عظیم مقصد میں شریک تھے، شہید ہوئے یا اَسِیر (یعنی قید کر لئے گئے)، ہم سب کو ماننے والے، سب سے محبّت کرنے والے، سب کا ادب بجالانے والے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شُہدائے کربلا کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! کربلا کے جاں نثاروں کی بھی کیا شان ہے...!! یہ وہ خوش بخت

1... مراٰۃ الزمان، جلد:8، صفحہ:137۔
2... الاصابہ فی تمیز الصحابہ، رقم:6180، جلد:5، صفحہ:7۔
3... الاصابہ فی تمیز الصحابہ، رقم: 6477، جلد:5، صفحہ:111۔
4... الاصابہ فی تمیز الصحابہ، رقم: 1279، جلد:1، صفحہ:468۔
5... الاصابہ فی تمیز الصحابہ، رقم: 3657، جلد:3، صفحہ:202۔
6... الاصابہ فی تمیز الصحابہ، رقم: 8439، جلد:6، صفحہ:247۔
7... سوانح کربلا، صفحہ:150 بتصرف۔

ہیں جنہوں نے دِین کی بے مثال خِدْمت کی، انہوں نے جانیں قربان کر کے یزیدی فتنے سے دِین کو بچا لیا اور امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ بے مثال محبّت کی مثال قائِم کر دی۔ قرآنِ کریم کی بہت ساری آیات کی روشنی میں ان کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ آیئے! 2 آیات سُنتے ہیں:

(1): اللہ پاک فرماتا ہے:

فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ(۱۹۵)

(پارہ: 4، ال عمران: 195)

تَرجَمۂ کنزُ العِرفان: پس جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں انہیں ستایا گیا اور انہوں نے جہاد کیا اور قتل کر دیے گئے تو میں ضرور ان کے سب گناہ ان سے مٹادوں گا اور ضرور انہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (یہ) اللہ کی بارگاہ سے اجر ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔

اس سے معلوم ہوا؛ وہ لوگ جنہوں نے دِین کی خاطِر اپنا گھر بار چھوڑا، اللہ پاک کی راہ میں ستائے گئے، رَبّ کے دُشمنوں کے ساتھ جنگ کی اور شہید کر دیئے گئے، انہیں اللہ پاک جنّت کے باغات میں داخِل فرمائے گا، وہ باغات جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

(2): پارہ: 2، سورۂ بقرہ، آیت: 218 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِۙ اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِؕ

تَرجَمۂ کنزُ العِرفان: بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کیلئے اپنے گھر بار چھوڑ دیئے

وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۱۸﴾	اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا؛ جنہوں نے دِین کی خاطِر گھر بار چھوڑے، اللہ پاک کی راہ میں دِین کے دُشمنوں سے لڑے، یہ کون ہیں؟ وہ لوگ جو اللہ پاک کی رحمت کی اُمّید رکھتے ہیں، بے شک اللہ پاک بخشنے والا مہربان ہے، ان خوش نصیبوں پر ضرور رحم و کرم کی بارش فرمائے گا۔

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ اَوصاف جو ان آیاتِ کریمہ میں بیان کئے گئے، شُہدائے کربلا، امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کے جاں نِثاروں میں موجود ہیں، یہ وہی خوش نصیب ہیں ۞ جنہوں نے دِین کو یزیدی فتنے سے بچانے کے لئے اپنے گھر بار چھوڑے ۞ کربلا کے میدان میں پہنچے ۞ ظُلم و سِتَم کی آندھیوں کے سامنے پہاڑ بن کر کھڑے ہوئے ۞ صبر اور برداشت کی عظیم مثال قائِم کی اور ۞ اللہ پاک کی راہ میں لڑتے ہوئے شہادت کے رُتبے پر پہنچ گئے۔

شُہدائے کربلا بِلا حساب جنّت میں جائیں گے

روایت میں ہے: جنگِ صِفّین کا موقع تھا، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ میدانِ کربلا سے گزرے، یہاں آپ نے نمازِ فجر ادا کی، پھر اس میدان سے مٹّی کی ایک مُٹّھی بھری، اسے سُونگھا، پھر دَرْد بھرے لہجے میں کہا: اَوْہ...! اَوْہ...!! یہ وہ جگہ ہے جہاں ایک جماعت شہید کی جائے گی، وہ سب کے سب بغیر حساب

کے جنّت میں داخِل ہوں گے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے شُہدائے کربلا کی...!! اس روایت سے حضرت مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ کا عِلْمِ غیب بھی واضِح ہے کہ وہ واقعہ جو ابھی سالوں بعد ہونا تھا، مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے پہلے ہی اس کی خبر ارشاد فرما دی۔

پھر اس روایت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ تمام کے تمام شُہدائے کربلا چاہے وہ اَہْلِ بیتِ اَطْہار ہوں یا صحابۂ کرام یا تابعین، جن خوش نصیبوں نے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ پر اپنی جانیں قربان کیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! سب کے سب بلا حساب جنّت میں داخِل ہوں گے۔

جاں نثارانِ کربلا کی عبادات

پیارے اسلامی بھائیو! کربلا کے جاں نِثَار بہت ہی بلند کردار، بڑے عِبَادت گزار، نیک اور پرہیز گار تھے۔ **تاریخِ طَبری میں روایت ہے:** سانحۂ کربلا کی آخری رات (یعنی جس رات کی صبح کو کربلا کا واقعہ پیش آیا) تمام اَہْلِ کربلا نے یہ رات عِبَادت و ریاضت کرتے ہوئے گزاری، یہ خوش نصیب اس رات کبھی نفل نمازیں پڑھتے، کبھی تَوبہ و اِسْتِغْفار کرتے اور کبھی اللہ پاک کے حُضُور رَو رَو کر گِڑ گِڑا کر دُعائیں کر رہے تھے۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا ذَوق ہے کربلا والوں کا...!! دُشمن سامنے ہے، پانی بند ہے، حالات و واقعات یہی بتا رہے ہیں کہ زِندگی کی بَس آخری رات ہے، چاروں طرف سے مشکلات اور پریشانیاں گھیرے کھڑی ہیں اور یہ اللہ پاک کے نیک بندے ہیں کہ ذوق و شوق کے ساتھ، ہر مشکل ہر پریشانی کو بُھول کر اپنے رَبّ کے ساتھ لَو لگائے کھڑے ہیں۔

1... تاریخ دمشق، جلد:14، صفحہ:199۔

2... تاریخ طبری، السنۃ الحادیۃ والستون، فیہا مقتل الحسین جلد:3، صفحہ:315۔

اللہ پاک ہمیں بھی ایسا ذوق، ایسا شوق نصیب کرے...!! ہمیں تو معمولی پریشانی آتی ہے تو ❁ شَور کرنے لگتے ہیں ❁ بے صبری کرتے ہیں ❁ شکوے کرتے ہیں ❁ نیکیوں سے مُنہ پھیر لیتے ہیں، یہ کربلا والے ہیں ❁ یہ اللہ پاک کی محبّت سے سرشار ہیں ❁ باذَوق ہیں ❁ نیک پرہیزگار ہیں ❁ یہ رَبّ کی رضا کی خاطِر اپنا سب کچھ قربان کرنے والے لوگ ہیں ❁ کوئی مشکل ❁ کوئی پریشانی انہیں رَبّ کے دروازے سے دُور نہیں کر سکتی...!! اللہ پاک ہمیں ان کربلا والوں کا فیضان نصیب فرما دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

کربلا کے پہلے شہید کی نِرالی تمنا

میدانِ کربلا میں جتنے خُوش نصیب شریک تھے، ان سب کا ایمانی جوش اور جذبہ بھی بہت کمال تھا۔ **کتابوں میں لکھا ہے:** کربلا کے میدان میں پہلے خوش نصیب جو شہادت کے رُتبے پر پہنچے، وہ حضرت مُسْلِم بن عَوْسَجہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔ آپ یزیدی فوج میں اُترے، یزیدیوں کو انجام پر پہنچایا، اپنی بہادری کے جوہَر دِکھائے، آخر زخم کھا کر جب زمین پر گِرے تو امامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ اپنے دِیوانے کے پاس پہنچے، جسم زخمی ہے، خون بہہ رہا ہے، دَم لبوں پر ہے، اب بس آخری سانسیں تھیں، امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ ان کے قریب پہنچے، حضرت حبیب بن مُظَہِّر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ساتھ تھے، حضرت حبیب نے فرمایا: اے مُسْلِم! اے میرے دوست! تمہیں مبارک ہو! شہادت کا رُتبہ پا کر جنّت میں جانے والے ہو۔

اس لمحے حضرت مُسْلِم بن عَوْسَجہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جوشِ ایمانی کیسا تھا، سنیئے! آپ نے امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی طرف اشارہ کیا اور حضرت حبیب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: اے حبیب! تمہیں میری وصیت ہے کہ میرے امام کی حفاظت کرنا، شہید ہو جانا مگر میرے

امام کو آنچ مت آنے دینا۔[1]

اللہ! اللہ! یہ کیسی محبّت ہے...!! کیسا جوشِ ایمانی ہے، دَم لبوں پر ہے، بَس کچھ ہی منٹ کے بعد ان کے بچے یتیم ہونے والے ہیں، زوجہ بیوہ ہو جانے والی ہے، اس لمحے بھی نہ بچوں کی فِکْر ہے، نہ زوجہ کی فِکْر ہے، نہ کسی اور دُنیوی مُعَاملے کی فِکْر ہے، ہاں! فِکْر ستا رہی ہے تو وہ ایک ہی ہے کہ میں تو شہید ہو رہا ہوں، میں تو اپنے امام پر جان قربان کر رہا ہوں، اب میرے بعد امام کو آنچ نہ آئے۔

کربلا کے ایک اور جاں نثار کی ایمان افروز قربانی کا ذِکْر سنئیے!

حضرت وَہْب کی جاں نثاری

حضرت وَہْب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بنو کَلْب قبیلے کے نوجوان تھے، والِد صاحِب وفات پا چکے تھے، بُوڑھی، بیوہ ماں کے اکلوتے بیٹے تھے، نئی نئی شادِی ہوئے صِرْف 17 دِن ہی گزرے تھے، ایک دِن اَمّی جان روتے ہوئے ان کے پاس آئیں، فرمایا: بیٹا! تُو میری آنکھوں کا نُور ہے، مجھے تیری جُدائی برداشت تو نہیں مگر آج وقت قربانی کا ہے، کربلا کے میدان میں نواسۂ رسول صبر واستقامت کا امتحان دے رہے ہیں، میری خواہش ہے کہ تُو بھی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ پر جان قربان کرے۔

ہونہار بیٹے نے ماں کی فرمائش پر فورًا لبیک کہا، نئی نَوِیلی دُلہن کو اپنے نیک ارادے سے خبردار کیا اور میدانِ کربلا کی طرف روانہ ہوگئے۔ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدْمت میں سلام پیش کیا اور وقت آنے پر اجازت لے کر میدان میں اُتر گئے۔

1... البدایہ والنہایہ، جز:8، جلد:4، صفحہ:579۔

اللہُ اکبر! نوجوان خُون محبّتِ اَہْلِ بیت اور شوقِ جنّت سے سرشار تھا، یزیدی ظالِم سامنے آتے جاتے ہیں، حضرت وَہب رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ انہیں گاجَر مُولی کی طرح کاٹتے جاتے ہیں، آخر سیاہ دِل یزیدیوں نے آپ پر ایک دَم سے حملہ کیا، آپ زخموں سے چُور ہو کر زمین پر تشریف لے آئے، فوراً ہی ایک ظالِم یزیدی نے آگے بڑھ کر آپ کا سَر تَن سے جُدا کر دیا۔ آپ کا سَر آپ کی اَمِّی جان نے اپنی جھولی میں رکھا، پیار کیا اور کہا: بیٹا! اب تیری ماں تجھ سے راضِی ہوئی، پھر آپ کی نئی دُلہن کی گود میں سَر رکھا گیا، دُلہن نے اسی وقت جُھر جُھری لی اور اُن کی بھی رُوح پرواز کر گئی۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اہلِ بیت اَطْہَار رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم کی محبت اور جذبۂ شہادت بھی کیسی عظیم نعمت ہے، صرف 17 دن کا دولہا میدان کربلا میں دشمنوں کے لشکرِ جرّار سے تن تنہا ٹکرا گیا اور جام شہادت پِی کر جنّت کا حقدار ہو گیا۔

عظیم قربانی، نِرالا اِنعام

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ دِین کی خاطر قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہیں، جب بھی دِین کے لئے قربانی دینے کا موقع آئے تو بالکل پیچھے نہ ہٹیں، خوش دِلی کے ساتھ، استقامت اور حوصلے کے ساتھ، نہایت بہادری اور شان کے ساتھ قربانی پیش کریں، اس کا جو اِنعام ملے گا، اِنۡ شَآءَ اللہُ الۡکَرِیۡم! وارے نیارے ہو جائیں گے۔ آیئے! میں آپ کو راہِ خُدا میں پیش کی گئی ایک عظیم قربانی اور اس پر ملنے والے اِنعام کی داستان سُناتا ہوں۔

ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ تھے، نام مُبارک **سَعْد** تھا اور رنگ کالا تھا، ایک دِن بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! کیا میرے کالے رنگ

1...سوانح کربلا، صفحہ: 141 تا 146 ملخصاً۔

کی وجہ سے مجھے جنّت میں جانے سے روک دیا جائے گا؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم اللہ و رسول پر ایمان رکھتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! میں 8 ماہ پہلے ہی مسلمان ہوا ہوں۔ فرمایا: خُدا کی قسم! پِھر تمہارا رنگ تمہیں جنّت سے نہیں روکے گا۔ حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جب بات ایسی ہے (کالا رنگ جنّت میں جانے سے رُکاوٹ نہیں ہے) تو پِھر مجھے کوئی رشتہ کیوں نہیں دیتا؟

اب اَصل معاملہ واضِح ہو چکا تھا، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم فُلاں صحابی کے ہاں جاؤ! انہیں کہو کہ اللہ پاک کے رسول صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تمہاری بیٹی کا نِکاح مجھ سے کر دیا ہے۔

حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ ان صحابی کے گھر پہنچے، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام انہیں پہنچایا، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہ الحمد للہ! فرمانبردار تھے، انہوں نے پیغام سُنا تو فوراً بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور اپنی بیٹی کا نِکاح حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ اب پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ کے لئے پیسوں کا اہتمام فرمایا، انہوں نے پیسے لئے اور اپنی زوجہ کے لئے کچھ چیزیں خریدنے بازار چلے گئے۔

اب یہ موقع قربانی کا ہے، نہ جانے کب سے دِل میں شادِی کی حسرت ہو گی، آج وہ حسرت پُوری ہوئی، حضرت سَعد رَضِیَ اللہُ عنہ کا ابھی ابھی نِکاح ہوا ہے، ابھی زوجہ کو دیکھا بھی نہیں ہے، بازار سے اپنی نئی دلہن کے لئے چیزیں خرید رہے تھے کہ اِعْلان ہوا: اے لوگو! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جنگ کے لئے روانہ ہونے کو ہیں،

سب جلد حاضِر ہو جائیں۔ حضرت سَعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے یہ اِعْلان سنا تو سَر آسمان کی طرف اُٹھایا اور کہا: اے اللہ کریم! میں ان پیسوں کو تیری اور تیرے محبوب صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لئے خرچ کروں گا۔ چنانچہ آپ نے ان پیسوں سے ایک گھوڑا، ایک نیزہ، ایک تلوار اور ایک ڈھال خریدی عمامہ باندھا، جنگ کی تیاری کی اور لشکرِ اسلام کے ساتھ جا ملے۔ جنگ میں شریک ہوئے، بڑی بہادری کے ساتھ لڑے، کئی دشمنوں کو جہنّم پہنچایا، آخر میدانِ جنگ میں ایک آواز گونجی: **سعد کو نیزہ لگا اور وہ شہید ہو گئے۔**

یہ قربانی تھی، اس جنگ میں شہید تو اور صحابہ بھی ہوئے ہوں گے لیکن حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی طرح نئی دلہن کو انتظار کرتے چھوڑ کر، دِل کی حسرتیں دِل ہی میں دبا کر شاید کوئی نہ آیا ہو گا، اس لئے ان کی قربانی دوسروں کی نسبت بہت مختلف تھی، اس قربانی کی شان نِرالی تھی۔ اس عظیم قربانی پر انہیں اِنْعام کیا مِلا، ذرا دِل تھام کر سنیئے!

روایت میں ہے: جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو حضرت سَعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے فَرَفَعَ رَاْسَهٗ وَوَضَعَهٗ عَلٰى حِجْرِهٖ رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا سَر اُٹھایا اور اپنی جھولی مبارک میں رکھ لیا وَ مَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ التُّرَابَ بِثَوْبِهٖ اور اپنے کپڑوں سے ان کے چہرے کی مٹی صاف کی اور فرمایا: مَا اَطْيَبَ رِيْحَكَ وَ اَحَبَّكَ اِلَى اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ (اے سعد!) تمہاری خوشبو کتنی پیاری ہے، تم اللہ و رسول کے کتنے پیارے ہو...!!

اللہ! اللہ! حضرت سعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے اس نصیب پر ہزار جانیں فِدا ہوں، کیسا نِرالا نصیب ہے، زمانہ جن کی ایک جھلک دیکھنے کو ترستا ہے، فرشتے جن کے در پر حاضِری کی

خواہش کرتے ہیں، وہ بلند رُتبہ نبی، رسولِ ہاشمی صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جن کا اُمَّتی ہونے کی خواہش انبیاء نے کی، وہ محبوبِ خُدا صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابی پر کیسی شفقت فرمارہے ہیں، جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا سَر اپنی جھولی میں رکھا ہو گا، اپنے کپڑوں سے ان کے چہرے کی مٹی صاف کی ہو گی، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم کو ان پر کیسا رَشک آیا ہو گا...!!

مگر یہ اِنْعامات یہیں پر ختم نہ ہوئے، روایت میں ہے: پیارے آقا، رسولِ خُدا صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم روئے، پھر مسکرائے اور اپنا چہرہ مبارک ایک طرف پھیر لیا اور فرمایا: وَرَدَ الْحَوْضَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ رَبِّ کعبہ کی قسم! سَعد حوضِ کوثر پر پہنچ چکے ہیں۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! آپ پہلے روئے، پھر مسکرائے اور چہرہ مبارک ایک طرف کو پھیر لیا، اس میں کیا حکمت تھی۔ فرمایا: رویا میں سعد کی محبّت میں تھا اور اللہ پاک نے سعد کو جو مقام عطا فرمایا، اسے جس عزّت سے نوازا ہے، اسے دیکھ کر مسکرا دیا اور میں نے دیکھا کہ جنّتی حُوریں جو سعد کے نِکاح میں دی گئیں، وہ دوڑتی ہوئی، اس کی طرف آرہی تھیں، اُن سے حیاء کے سبب میں نے اپنا چہرہ پھیر لیا تھا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے قربانی...!! اور یہ ہے قربانی کا اِنْعام...!!

گفتار کے غازی

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم راہِ دِین میں کیسی کیسی قربانیاں پیش کیا کرتے تھے۔ مگر آہ! آج ہم بہانے بناتے ہیں ❁ ہمارے پاس دُنیا کے ہر

1... تنبیہ الغافلین، صفحہ: 353، 354 ملخصاً۔

کام کے لئے وقت ہے مگر دِین کی خدمت کے لئے ❁ قرآن وحدیث سیکھنے کے لئے ❁ عِلمِ دِین حاصِل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کے لئے وقت نہیں ہے ❁ اپنی عیش وعشرت کے لئے ہزاروں لاکھوں بھی خرچ کر لئے جاتے ہیں مگر دِین کی خِدمت کے لئے مال قربان کرتے ہوئے دِل گھٹتا ہے ❁ اپنی صلاحیات کا استعمال کرکے بہت ساری دُنیا تو اکٹھی کر لیتے ہیں مگر دِین کی خاطِر اپنی صلاحیات پیش نہیں کرتے ❁ جان کی بازی لگانا تو دُور کی بات ہے، ہم سے وقت اور مال کی بھی قربانی نہیں دی جاتی...!!

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم غور کریں! آخر وہ کون سا جذبہ تھا کہ جس جذبے کے تحت امامِ عالی مقام امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ نے ایسی عظیمُ الشان قربانی پیش کی، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم قدم قدم پر قربانیاں دیتے رہے۔ بات یہی ہے کہ ❁ وہ بلند رُتبہ حضرات کامِلُ الْاِیمان تھے ❁ وہ جوشِ ایمان کے جذبے سے سرشار تھے اور ❁ آہ! آج کا مسلمان اَکْثَر کمزوریٔ ایمان کا شکار ہے ❁ اُن کے پیشِ نظر ہر دَم اللہ ورسول کی رضا ہوا کرتی تھی مگر افسوس! آج کے مسلمانوں کی اَکْثَرِیّت کی اب اس طرف کوئی تَوَجُّہ نہیں ❁ وہ اللہ ورسول کی محبّت سے سرشار تھے مگر آہ! آج کے مسلمانوں کی بھاری اَکْثَرِیَّت دُنیا کی محبّت میں غرق ہے ❁ وہ اعلیٰ کردار کے مالِک ہوا کرتے تھے مگر آج اَکْثَر مسلمان صِرف گُفتار (یعنی باتوں) کے غازی بن کر رہ گئے ہیں۔

❁ آہ! افسوس! ہم نے دُنیا کی محبّت میں ڈُوب کر ❁ رضائے اِلٰہی کے کاموں سے دُور ہو کر ❁ اپنی زندگیوں کو گُناہوں سے آلُودہ کرکے ❁ اپنے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کا عامِل بننے کی بجائے غیروں کے فیشن کو اپنا کر اپنی

حالت خُود آپ بگاڑ ڈالی ہے۔ افسوس! صد ہزار افسوس! ہم بے عملی کے سبب ذِلّت و رُسوائی کے گہرے گڑھے میں بہت تیزی کے ساتھ گرتے چلے جا رہے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں صحابہ و اہلبیت کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین